بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۶ تبلیغ ۱۳۴۵ہش ۔ ۵ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۔ ۲۴ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۴۸

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۲۵ فروری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۶۶ء کو محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب افسر امانت تحریک جدید کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ نومولود سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا اور محترم صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء ڈھاکہ کا نواسہ ہے ۔

ادارہ الفضل ولادت کی اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم روحانی ورثہ میں سے حصہ وافر عطا فرما کر دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے ۔ آمین ۔

۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں ۔

مولوی امام الدین صاحب انچارج مبلغ انڈونیشیا نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے ایک نہایت مخلص اور فدائی احمدی دوست بشیر مارین صاحب شدید بیمار ہیں اور سرکاری ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ میں دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ اس مخلص بھائی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے آمین ۔

۔ مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب مربی سلسلہ (جن کی حالت گزشتہ دنوں تشویشناک ہوگئی تھی اور آٹھ دس روز تک بے ہوشی طاری رہی) کے متعلق تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی حالت اب خطرہ سے باہر ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ (انچارج اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

محترم قاضی محمد رشید صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۵ فروری ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید آج مورخہ ۲۵ فروری کو صبح ۷ بجے سی ایم ایچ سرگودہا میں وفات پا گئے ہیں ۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے ۔ احباب جماعت بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے اخلاق کی اصلاح نہیں ہوتی

زبان کی بد اخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اس لئے زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیئے

"سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی صفت رب العالمین بیان کی ہے جس میں تمام مخلوقات شامل ہیں ۔ اسی طرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہیئے کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اس میں آجاوے ۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان کی ہے جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہیئے اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے ۔ غرض اس سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہیئے اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے ۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پرواہ کرے جو اس کے تم پر ہیں ۔ اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہیئے ۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک اپنے اخلاق دکھائے ہیں کہ بعض وقت ایک بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان ہے منافق کا جنازہ پڑھ دیا بلکہ اپنا مبارک کرتہ بھی دے دیا ہے ۔ اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی ۔ زبان کی بد اخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں ۔ اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیئے ۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا جس کو وہ اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے پھر وہ شخص کیسا بے وقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا ۔ ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیئے البتہ وہ شخص جو سلسلہ عالیہ یعنی دین اسلام سے علانیہ باہر ہوگیا ہے اور وہ گالیاں نکالتا اور خطرناک دشمنی کرتا ہے اس کا معاملہ اور ہے جیسے صحابہؓ کو مشکلات پیش آئے اور اسلام کی توہین انہوں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنی تو پھر باوجود تعلقات شدیدہ کے ان کو اسلام مقدم کرنا پڑا اور ایسے واقعات پیش آئے جن میں باپ نے بیٹے یا بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا ۔ اس لئے ضروری ہے کہ مراتب کا لحاظ رکھا جاوے ۔ گر حفظِ مراتب نہ کُنی زندیقی ۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۵-۲۸۶)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۶ء

جہاد فی الاسلام

پاکستان پر بھارت کے گزشتہ ناکام حملہ کے دوران "جہاد" کے متعلق علماء کی بہت سی تقریریں اور تحریریں شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان تقریروں اور تحریروں کا مفاد یہ ہے کہ "جہاد" کی صحیح تعریفات بھی عوام کے سامنے آگئی ہیں اور جو لوگ صرف تلوار سے کافروں پر حملہ کرنے کو ہی جہاد سمجھتے تھے وہ بھی اب سمجھ گئے ہیں کہ جہاد کیا چیز ہے۔ ایک ایسی ہی تحریر ہفت روزہ چٹان کی اشاعت ۱۴ فروری ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ جو ان الفاظ میں شروع ہوتی ہے۔

"اسلام کے شرعی واجبات و فرائض میں ایک نہایت اہم اور اکثر حالتوں میں ایمان و کفر تک کا فیصلہ کر دینے والا فرض جہاد ہے، لیکن جہاد کی حقیقت کی نسبت سخت غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جہاد کے معنے صرف لڑنے کے ہیں۔ مخالفین اسلام بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہوگئے۔ حالانکہ ایسا سمجھنا اس عظیم الشان مقدس حکم کی عملی وسعت کو بالکل محدود کر دینا ہے۔

"جہاد" کے معنی کمال درجہ کوشش کرنیکے ہیں۔ قرآن و سنت کی اصطلاح میں اس کمال درجہ سعی کو جو ذاتی اغراض کی جگہ حق پرستی اور سچائی کی راہ میں کی جائے "جہاد" کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ یہ سعی زبان سے بھی ہے، مال سے بھی ہے، انفاق وقت و عمر سے بھی ہے، محنت و تکالیف برداشت کرنے سے بھی، اور دشمنوں کے مقابلہ میں لڑنے اور اپنا خون بہانے سے بھی ہے جس سعی کی ضرورت ہو اور جو سعی جس کے امکان میں ہو۔ اس پر فرض ہے اور جہاد فی سبیل اللہ میں لغت و شرع، دونوں اعتبار سے داخل۔ یہ بات نہیں ہے کہ "جہاد" سے مقصود مجرد لڑائی ہی ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو جہاد کا اطلاق اعمال قلبی و لسانی پر نہ ہوتا۔ حالانکہ کتاب و سنت ایسے اطلاقات سے لبریز ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قول صاحب اقناع نے نقل کیا ہے، جو حقیقت جہاد کے بارے میں قول فیصل و جامع ہے۔

الامر بالجہاد منہ ما یکون بالقلب کالعزم علیہ او منہ مایکون باللسان کالدعوۃ الی الاسلام والحجۃ والبیان والرائ فی التدبیر فی ما فیہ نفع المسلمین۔ وبالبدن ای القتال بنفسہ فیجب الجہاد بغایۃ ما یمکنہ من ھذہ الامور (جلد ۱-۶۵۳)

دشمنوں کی فوج سے خاص وقت ہی میں مقابلہ ہوسکتا ہے، لیکن ایک مومن انسان اپنی ساری زندگی اور زندگی کی ہر صبح و شام جہاد حق میں بسر کر سکتا ہے۔

مشہور حدیث ہے

المجاھدین جاھد نفسہ فی ذات اللہ، والمہاجر من ھجر ما نہی اللہ عنہ۔

سورۃ الفرقان میں ہے، کفار کے مقابلہ میں بڑے سے بڑا جہاد کرو۔

فلا تطع الکافرین وجاھدھم بہ جھادا کبیرا

پس کافروں کی اطاعت نہ کرو۔ اور ان سے بڑے سے بڑا جہاد کر۔

سورۃ الفرقان بالاتفاق مکی ہے۔ اور معلوم ہے کہ جہاد بالسیف یعنی لڑائی کا حکم ہجرت مدینہ کے بعد ہوا۔ پس غور کرنا چاہیئے کہ مکی زندگی میں کون جہاد تھا جس کا اس آیت میں حکم دیا جارہا ہے؛ جہاد بالسیف تو ہو نہیں سکتا۔ یقیناً وہ حق کی استقامت اور اس کی راہ میں تمام مصیبتیں اور شدتیں جھیل لینے کا نام جہاد تھا۔ مکی زندگی میں جس طرح یہ جہاد جاری رہا سب کو معلوم ہے۔ حق کی راہ میں دنیا کی کسی جماعت نے ایسی تکلیفیں اور مصیبتیں نہ اٹھائی ہونگی۔ جیسی اللہ کے رسول اور آپؐ کے ساتھیوں نے مکی زندگی میں برداشت کیں۔ اسی پر جہاد کبیر کا اطلاق ہوا۔

اسی طرح منافقوں کے ساتھ بھی جہاد کرنے کا حکم دیا گیا۔

جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم (۹ : ۶۶)

حالانکہ منافق تو خود اسلام کے ماتحت مقہورانہ و محکومانہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان سے جنگ و قتال کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اور نہ ان سے کبھی جنگ کی گئی۔ سو یہ جہاد بھی تبلیغ حق و اتمام حجت و مقاومت فساد کا جہاد تھا جو قلب و زبان سے تعلق رکھتا ہے۔" (چٹان ۱۴ فروری ۱۹۶۶ء)

ہم نے یہ طویل اقتباس محض اس لئے درج نہیں کیا کہ "جہاد فی الاسلام" کا مسئلہ جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ اب اہل علم حضرات بھی قریب قریب اسی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ اس سے ہمارا مقصد یہ دکھانا ہے۔ کہ جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے کہا ہے۔

"جہاد کی حقیقت کی نسبت سخت غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں، بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جہاد کے معنی صرف لڑنے کے ہیں۔ مخالفین اسلام بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہوگئے۔ حالانکہ ایسا سمجھنا اس عظیم الشان مقدس حکم کی عملی وسعت کو بالکل محدود کر دینا ہے۔" (چٹان ۱۴ فروری ۱۹۶۶ء)

یہی غلط فہمیاں تھیں جن کو دور کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کی حقیقت بیان کر کے مسلمانوں کو توجہ دلانے کی کوشش کی تھی کہ جہاد بالسیف پر زور دینے سے یہ نقصان ہو رہا ہے۔ کہ جہاد کی اس زمانے میں جو دوسری صورتیں ہیں ان سے غفلت برتی جارہی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس وقت محض مسیح موعود علیہ السلام کو جھٹلانے کے لئے صرف یہ بحث شروع کر دی گئی کہ نعوذ باللہ آپؑ نے جہاد ہی کو متروک قرار دے دیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اسی بحث میں الجھے رہے۔ اور جہاد کی دوسری صورتوں سے غافل رہے اور جو کچھ کر سکتے تھے وہ نہ کر پائے۔ اگر حقیقت جہاد کو اس وقت صحیح طور پر سمجھ لیا جاتا تو جو وقت اس فضول بحث میں ضائع ہوا ہے وہی وقت تبلیغ و اشاعت دین میں خرچ ہوتا اور یقیناً اس سے بہت فائدہ ہوتا۔

دوسرا نقصان اس بحث سے یہ ہوا کہ غیر مسلموں نے دانستہ یا نادانستہ اسلام کے متعلق جو غلط فہمی پھیلا رکھی ہے۔ کہ یہ تلوار سے پھیلایا گیا ہے یہ غلط فہمی جوں کی توں چلی گئی۔ افسوس یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس غلط فہمی کو محسوس بھی کیا، انہوں نے بھی کوئی عملی اقدام نہ کیا۔ البتہ فہمیدہ لوگوں نے جہاد کی حقیقت دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی۔ مگر ان پر بھی ویسے ہی کفر کے فتوے لگائے گئے۔ جیسے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگائے گئے۔

الغرض اس غلطی سے اسلام کی اشاعت میں بہت بڑی روک پیدا ہوئی ہے اور مشکل یہ ہے کہ ابھی تک بعض اہل علم حضرات اس کو محسوس کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ تاہم یہ خوشی کا مقام ہے کہ اب جہاد کی حقیقت سے خود اہل علم حضرات ہی نے پردے اٹھا دیئے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ اس سے مسلمانوں میں صحیح جذبات بیدار ہو جائیں گے۔ اور فضول بحثوں کی بجائے وہ عملی میدان میں قدم رکھیں گے۔ اور دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سے اللہ تعالیٰ نے جو نئے راستے کھولے ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے، جس طرح کہ جماعت احمدیہ نے نمونہ پیش کیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ شکار خود ہمارے گھر میں آگیا ہے صرف اس کو شکار کر لینے کی ضرورت ہے۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ جب ترکوں نے بغداد کی حکومت کو تہس نہس کیا۔ تو اس وقت کے اہل علم حضرات نے یہی نسخہ استعمال کیا تھا کہ وہ قرآن مجید کا لے کر فاتح کفار کے لشکروں میں گھس گئے۔ اور فاتح کو مفتوح بنا کر دم لیا۔ وہی ترک اسلام کے سب سے بڑے محافظ بن گئے۔

آج تمام مادی قوت غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم قرآن لے کر کفر و الحاد کے لشکروں میں گھس جائیں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک تمام کفار کلمہ نہ پڑھ لیں۔ اور بغیر جہاد کے ایسا کس طرح ہوسکتا ہے۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یہ جہاد کر رہی ہے۔ اس نے عیسائیت اور الحاد کی جڑیں نہ صرف افریقہ بلکہ خود یورپ میں بھی اکھاڑ دی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس جہاد میں ہم جلد کامیاب ہوں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی روح ہم میں پھونکی ہے اور یہی نکلم الیقین ہم کو عطا کیا ہے۔

خطبات نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

(مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

(۱) ربوہ ۱۱ر فروری ۶۶ء۔ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ فضل احمد صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ سرگودہا ابن محترم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ کا نکاح شکیلہ کشور صاحبہ بی۔ اے بنت محترم صوفی عبدالغفور صاحب سابق مبلغ امریکہ کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر۔

۲۔ چوہدری محمد شریف صاحب ابن چوہدری جہان خاں صاحب سکنہ شیخ پور ضلع گجرات کا نکاح بشریٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری میاں خاں صاحب سکنہ شیخ پور ضلع گجرات کے ہمراہ بعوض دو ہزار روپیہ مہر۔

اس موقع پر حضور نے مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

اسلام ہمیں

دُنیا کے رشتے اور تعلقات

قائم کرنے سے منع نہیں کرتا۔ اسی طرح وہ ہمیں دنیا کمانے یا دنیا کی دوسری ذمہ داریاں جو انسان پر انسانی معاشرہ میں عاید ہوتی ہیں پوری کرنے سے نہیں روکتا بلکہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر بڑا ہی فضل اور احسان کرتے ہوئے ہمارے دنیا کے ہر کام کو ثواب کا موجب بنا دیا ہے بشرطیکہ ہم اس کے ارشاد اور اس کی ہدایت کے مطابق وہ کام بجا لائیں۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا انفق المسلم نفقۃً علٰی اھلہٖ وھو یحتسبھا کانت لہ صدقۃ

بخاری۔ کتاب النفقات۔

یعنی جب کوئی مسلمان اپنی بیوی اور بچوں پر کچھ خرچ کرتا ہے (اور دنیا کے اکثر لوگ ایسا کرتے ہی ہیں۔ ہاں بعض ناسمجھ افراد گھر سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں اور سسرال سے بھی لڑائی کرتے رہتے ہیں لیکن اکثر لوگ اپنے بیوی بچوں پر خوشی سے خرچ کرتے ہیں) تو خدا تعالےٰ اس پر احسان کرتے ہوئے اُسے ثواب کا موجب بنا دیتا ہے اور اس پر اپنے قرب کی راہیں کھول دیتا ہے۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس نیت سے

اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے گا

کہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ وہ بطور نگران ان پر خرچ کرے اور ان کی ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر اُٹھائے اور پھر یہ امید رکھے کہ اللہ تعالےٰ اُسے اس کے اس کام کی جزا دے گا تو خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کے اس نفقہ یعنی خرچ کو صدقہ قرار دے دے گا۔ اور اُسے اپنے قرب کے حصول کا ایک ذریعہ بنا دے گا۔ کیونکہ

صدقہ کے معنے

ہی یہ ہوتے ہیں کہ وہ خرچ جو خدا تعالےٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ ہو۔ پس یہ اور اس قسم کی دوسری تعلیمیں جو دنیوی کاموں کے متعلق دی گئی ہیں۔ خدا تعالےٰ کا انسان پر ایک بڑا احسان ہے۔ مفت میں ثواب ملتا رہتا ہے کیونکہ دنیا کے کام تو ہر انسان کرتا ہے لیکن اگر وہ یہ نیت کرلے کہ وہ یہ کام خدا تعالےٰ کے ارشاد اور اس کی ہدایت کے ماتحت کر رہا ہے تو ایسا کرنے پر کوئی پیسہ خرچ نہیں آتا اور نہ کوئی وقت ضائع ہوتا ہے۔ صرف دل و دماغ میں ایک کیفیت ایک ذہنیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم دنیا کے کام اس لئے کر رہے ہیں کہ ان کے کرنے کی ذمہ داری خدا تعالےٰ نے ہم پر عائد کی ہے اور ہم نے انہیں ان حدود کے اندر رہ کر بجا لانا ہے جو اس نے مقرر کی ہوئی ہیں۔ پھر اس کے ساتھ وہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی ان نیات کو پورا کرے گا اور ان پر اپنے قرب کی راہیں کھولے گا۔ تو اس نیت سے دنیا کے کام کرنے والے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب وقبول کرایا اور پھر حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔

(۲) ۹ر فروری ۶۶ء بعد نماز عصر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں شمیم خانم صاحبہ بنت انتصار حسین خاں صاحب ربوہ کے نکاح ہمراہ شیخ کرامت فاروق صاحب ابن شیخ نعمت اللہ صاحب ربوہ کا اعلان بعوض دو ہزار روپیہ مہر فرمایا۔

اس موقع پر حضور نے مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

خیرکم خیرکم لاھلہٖ (ترمذی ابواب المناقب)

یعنی

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے

جو اپنی بیوی اپنے رشتہ داروں اور اپنے خاندان کے لئے بہتر ثابت ہو۔ اہل کے معنے بیوی کے بھی ہیں۔ اور اس کے معنے رشتہ داروں اور خاندان کے بھی ہیں اور اس ایک لفظ کو استعمال فرما کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ اپنے خاندان میں ہماری دو حیثیتیں ہوسکتی ہیں۔ کبھی ہماری حیثیت ایک عام فردِ خاندان کی ہوتی ہے یعنی خاندان میں کوئی اور آدمی بڑا ہوتا ہے اور ہم اس کے ماتحت ایک عام فرد ہونے کی حیثیت سے زندگی گزار رہے ہوتے ہیں اور کبھی ہم خود خاندان کے بڑے فرد ہوتے ہیں۔ اور

خاندان کا بڑا فرد

ہونے کی حیثیت سے باقی خاندان کی تربیت کا بوجھ اپنے کندھوں پر لئے ہوتے ہیں۔ گویا ہر انسان کی خاندان میں دو حیثیتیں ہیں۔ ایک حیثیت اس کی ایک عام فردِ خاندان کی ہے اور دوسری حیثیت اس کی خاندان کے بڑا فرد یعنی لیڈر ہونے کی ہے۔ اور اس دوسری حیثیت میں اس پر دونوں قسم کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ یعنی وہ ذمہ داریاں بھی جو ایک عام فردِ خاندان ہونے کی حیثیت سے اس پر عائد ہیں اور وہ ذمہ داریاں بھی جو خاندان کا بڑا فرد ہونے کی حیثیت سے اس پر عاید ہیں۔ اگر ہر خاندان کا بڑا آدمی اپنی ان ذمہ داریوں کو سنبھال لے جو اس پر دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے عائد ہوتی ہیں تو اس کا خاندان ہی نہیں بلکہ اس کا شہر اس کا علاقہ اور اس کا

ملک جنّت نظیر بن جائے

کیونکہ شہر علاقے یا ملک بھی خاندانوں سے ہی بنتے ہیں ان کے مجموعہ کا ہی نام ہے۔ پس خاندان اجتماعی معاشرتی زندگی کا ایک چھوٹا مگر بنیادی حلقہ ہے۔ اگر اس کی تربیت اس رنگ میں کر لی جائے کہ اس کا ہر فرد خاندان کی یا اپنے شہر اور علاقہ کی ان ذمہ داریوں کو جو اس پر عائد ہوتی ہیں اچھی طرح سنبھال لے تو صرف خاندان ہی نہیں اس کا علاقہ اور ملک بھی جنت نظیر بن جائے۔ غرض اسلام جو جنت دنیا میں پیدا کرنی چاہتا ہے معاشرتی لحاظ سے خاندان

اس کا ایک اہم جزو ہے

اور اس کی تربیت کی طرف نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس چھوٹی سی لیکن وسیع معنوں پر مشتمل حدیث میں ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائے کہ ہم حضور کی اس نصیحت اور جملہ دوسری نصائح پر صحیح عمل کرنے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب وقبول کرایا۔ اور حاضرین سمیت اجتماعی دُعا فرمائی۔

(۳) ۲۳ر جنوری ۶۶ء بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل چار نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب آف جموں حال دارالبرکات ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم حبیب الرحمان صاحب ورد خلف الرشید مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد مرحوم بعوض گیارہ ہزار روپیہ مہر۔

۲۔ امۃ اللطیف شوکت صاحبہ بنت مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ کا نکاح ہمراہ کریم اللہ صاحب زیروی ابن مکرم صوفی خدابخش صاحب عبد زیروی ربوہ بعوض دس ہزار روپیہ مہر۔

۳۔ شفقت عصمت صاحبہ بنت مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ابن مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون تحریک جدید ربوہ بعوض دس ہزار روپیہ مہر۔

(۳)۔ زینب پروین صاحبہ بنت مکرم دوست محمد صاحب ساکن ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودہا حال ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم فتح شیر صاحب ولد نور محمد صاحب چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودہا بعوض ایک ہزار روپیہ مہر۔

اس موقع پر حضور انور نے جو مختصر خطبہ ارشاد فرمایا وہ قارئین کے افادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

ان آیات قرآنیہ میں جو نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی

کامیابیوں کا گُر

ہمیں یہ بتایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق اسلام نے بعض احکام دئے ہیں۔ اور اگر تم اپنی زندگی میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو تمہارے لئے کامیابی کا ایک ہی رستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی جائے۔ قرآن کریم کے احکام کی پابندی کی جائے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت کو قائم کیا جائے اور اُسے زندہ رکھا جائے۔ ہماری زندگی میں ایک بڑا امتحان بیاہ اور شادی کے بعد آپس کے تعلقات کا ہوتا ہے اس کے لئے ہمیں ان آیات میں توجہ دلائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر تم اپنی زندگی کو خوشگوار بنانا چاہتے ہو۔ اور اُسے خوشحال رکھنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم

زندگیاں قرآنِ کریم کے جوئے تلے گزارو

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے احیاء سے اپنے گھروں میں اُجالا کرو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۴) ۱۷ر فروری ۶۶ء بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محمد ادریس پسر ٹھیکیدار فضل دین صاحب مرحوم ربوہ کے نکاح ہمراہ نسیم اختر صاحبہ بنت رحمت علی صاحب مرید کے ضلع شیخوپورہ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر کا اعلان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

ہم سب احمدیوں کو نکاح کے مواقع پر مل کر یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مبارک فرمائے۔ دنیا مختلف اغراض کے لئے رشتے استوار کرتی ہے لیکن ہمارے سامنے

صرف ایک ہی غرض ہونی چاہیئے

کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کے نتیجہ میں دنیا میں ایک ایسی نسل چلائے جو خدا تعالیٰ کی توحید۔ اسکی عظمت اور اس کا جلال قائم کرنے والی ہو۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب وقبول کرایا اور حاضرین سمیت رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

(۵)۔ ۱۸ر فروری بعد نماز عصر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں رشیدہ اختر صاحبہ بنت چوہدری شریف احمد صاحب انجینئر۔ ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ چوہدری منیر احمد صاحب عابد ابن مکرم ماسٹر برکت علی صاحب سندھ ہیڈ یونیورسٹی۔ جام شورو۔ حیدرآباد بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

نکاح کے رشتہ سے انسان پر

بعض نئی ذمہ داریوں کا بوجھ

پڑتا ہے۔ جن میں سے سب سے اہم ذمہ داری تربیت اولاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ مغلوب الغضب، سبک سر اور طائش العقل انسان تربیت اولاد کا متکفل نہیں ہو سکتا صحیح تربیت اولاد کے لئے حد درجہ کے تحمل۔ بردباری۔ صبر اور ایثار کی ضرورت ہوتی ہے اسلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ بچہ کی تربیت کا زمانہ اس کی پیدائش کے پہلے دن سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ بعض مائیں اپنے بچوں کو پہلے سے ہی ایسی عادتیں ڈال دیتی ہیں کہ وہ اپنے لاشعوری کے زمانہ میں بھی اپنی والدہ اور والد کو تنگ کر رہے ہوتے ہیں پھر ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ بچوں کو زیادہ تر گودوں میں اٹھائے رکھتے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ماں باہر جاتی ہے تو آٹھ دس سال کے بچہ کو بھی اس نے گود میں اٹھایا ہوا ہوتا ہے اور اس سے ماں کے کاموں میں بھی حرج واقع ہوتا ہے۔ اور بچہ بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا نہیں سکیگا۔

عرض

تربیت اولاد کا مسئلہ

بڑا نازک ہے اور اس کا راستہ افراط اور تفریط کے درمیان میں سے گذرتا ہے۔ مگر ہمیں اس تنگ رستہ پر سے بہر حال گذرنا ہے۔ تا ہم اپنے رب کے نزدیک تربیت اولاد کے فرض کو پوری طرح نبھانے والے ثابت ہوں۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب قبول کرایا اور حاضرین سمیت رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان

کارکنان صدر انجمن کے دینی نصاب کا اعلان ۱۹ر ستمبر ۶۵ء کے الفضل میں کیا گیا تھا۔ پھر اس کی یاددہانی الفضل ۲۳ر جنوری ۶۶ء میں کرائی گئی تھی۔ اب اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۴ر اپریل ۶۶ء (بروز جمعرات) کو امتحانی پرچہ ہوگا۔ اور حسب اعلان ۲۵ نمبر کا انٹرویو ہوگا۔ تمام کارکنان مطلع رہیں۔ نصاب حسب ذیل ہے:۔

قرآن کریم = سورہ آل عمران مکمل

حدیث شریف = نبراس المومنین

علم کلام = برکات الدعاء انٹرویو = ۲۵ نمبر کا

(ناظر اصلاح وارشاد)

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۴۲ کی رو سے مرکزی کارکنان میں سے کوئی شخص مقامی انجمن کی طرف سے بجز منظوری حضرت خلیفۃ المسیح مجلس مشاورت کا نمائندہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی نمائندہ ہو جائے تو اسے صدر انجمن احمدیہ کے کاموں پر جرح کی اجازت نہ ہوگی۔

جب یہ قاعدہ بنا تھا اُس وقت انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور انجمن احمدیہ وقف جدید معرض وجود میں نہ آئی تھیں۔ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں معاملہ پیش ہونے پر حضور نے بعد ترمیم حسب ذیل قاعدہ منظور فرمایا ہے جو جماعتوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے تا وہ نمائندگان کے انتخاب کے وقت اس کو ملحوظ رکھیں۔

"مجلس مشاورت کے لئے کسی مقامی جماعت یا ذیلی انجمن کی طرف سے کوئی ایسا شخص نمائندہ نہیں ہو سکتا جو صدر انجمن احمدیہ یا انجمن تحریک جدید یا انجمن وقف جدید یا کسی اور مرکزی انجمن کا جو بعد میں بنے۔ کارکن ہو۔ ہاں حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے ہو سکتا ہے نیز ان انجمنوں کے کسی ایسے کارکن کو جو مجلس مشاورت کا نمائندہ مقرر ہو ان جملہ انجمنوں کے کام پر جرح کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔"

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

تحریک جدید کیا ہے؟

تحریک جدید کی تعریف بیان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"تحریک جدید نام ہے اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ روپیہ کا حصہ ایک ظاہری نشان ہے کیونکہ اس زمانہ میں کچھ نہ کچھ دولت خرچ کئے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔"

اس ظاہری نشان کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی پر کچھ نہ کچھ چندہ حسب توفیق ادا کرنا واجب ہے۔ کیا آپ اس ظاہری نشان کے حامل ہیں۔ ذرا اپنا محاسبہ تو فرمائیے۔ (وکیل المال اوّل)

فرانکفورٹ (جرمنی) کے ایک گرجا میں اسلام پر کامیاب لیکچر

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری)

بیسویں صدی کے نصف آخر کی ابتداء عیسائی دنیا میں بعض بنیادی تغیرات سے ہوئی ہے۔ ایک وہ وقت تھا جب مسیحی منّاد امن کے سب سے بڑے علمبردار مذہب یعنی اسلام کو نہایت متعصبانہ نگاہوں سے دیکھتے اور اس کی رواداری نہ تعلیم اور اس کی لازوال صداقتوں کو حقارت اور نفرت سے یاد کرتے تھے مگر زمانہ کے دباؤ اور دنیا کے بدلتے ہوئے معاشرتی۔ اقتصادی اور سیاسی تقاضوں کے ماتحت عیسائی اپنی اس متعصبانہ پالیسی میں نمایاں تبدیلی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں آج کا عیسائی اسلام کو ایک مذہب تسلیم کرنے اور اس کے نام لیواؤں کو اپنے حلقہ معاشرت میں برداشت کرنے پر مجبور ہو گیا ہے اسکی تعلیمات کو سننے اور غور کرنے پر پہلے سے زیادہ آمادہ نظر آتا ہے۔ اس کا ایک مظاہرہ ہالینڈ کی حالیہ بین المذاہب کانفرنس میں ہوا۔ جبکہ اس موقع پر ہماری جماعت کے مبلغ مقیم ہالینڈ کو اسلام کی نمائندگی کرنے کی دعوت دی گئی۔ دوسرا مظاہرہ فرانکفورٹ کے ایک کیتھولک چرچ کی طرف سے اسلام پر تقریر کرنے کی دعوت کی صورت میں ظاہر ہؤا۔ اس چرچ کے امریکن پادری سے ہمارے مبلغ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ نے بات چیت کر کے ۱۶ر جنوری کا دن مقرر کیا بعد میں ٹیلیفون پر وقت اور دیگر تفصیلات طے کر لی گئیں۔ خاکسار نے اس موقع کے لئے ایک خاص تقریر تیار کی۔ مقررہ دن اور وقت پر خاکسار اور برادرم چیمہ صاحب چرچ میں گئے۔ پہلے نصف گھنٹہ میں انکی عبادت کو دیکھا جو سوز سے زیادہ ساز کی رہینِ منت تھی۔ بعد میں صاحب صدر نے ہمارا تعارف کرایا جس کے بعد خاکسار تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہؤا۔ خاکسار نے اپنی تقریر کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔

ا۔ اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل۔

ب۔ اسلام آنحضرت صلعم کے وقت میں

ج۔ اسلام آنحضرت صلعم کے بعد۔

پہلے حصہ میں خاکسار نے بتایا کہ اسلام جس کا ظہور چھٹی صدی عیسوی میں ہؤا اس کی بنیادی اینٹ اس سے بہت پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں رکھی گئی تھی۔ چنانچہ اس ضمن میں خاکسار نے بائیبل سے حضرت ابراہیمؑ کی اپنے بیٹے کے لئے دعاؤں۔ حضرت اسمٰعیلؑ کی پیدائش اور آپ کی ذریت سے ایک بہت بڑی قوم پیدا ہونے کے متعلق الٰہی بشارات کا ذکر کیا۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کے ظہور کے متعلق بائیبل میں مذکورہ دیگر انبیاءؑ کی پیشگوئیوں کو پیش کر کے بتایا کہ یہ وہ انبیاء ہیں جو اپنے اپنے طور پر اور اپنے اپنے زمانہ میں اسلام کے اس عظیم الشان عمارت کی تعمیر کرتے رہے جو آخر میں حضرت سید الانبیاءؐ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں تکمیل پذیر ہوئی جیسا کہ قرآنِ کریم کی اس آیت میں بھی اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ خود آنحضرتؐ نے اسلام کی تشبیہ اس محل سے دی ہے جس میں کچھ اینٹوں کی کسر باقی تھی اور وہ آپؐ کی بعثت سے پوری ہو گئی۔

دوسرے حصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش۔ دعوئ نبوت۔ تیرہ سالہ مکی زندگی کی مشکلات اور اوّلین صحابہؓ پر ڈھائے جانے والے مظالم کا نقشہ پیش کرنے کے بعد اسلامی جنگوں کی دفاعی حیثیت کو واضح کیا۔ علاوہ ازیں اسلام کی بعض نمایاں خصوصیات کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اسلام کی اصلاحات کو ہی اعتراض کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ مثلاً اسلام نے عورت کو وہ قابلِ فخر حیثیت عطا کی ہے جس کی وہ اہل ہے مگر کہا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت کے حقوق پامال کئے ہیں۔ اسلام نے تعدد ازدواج کو گھٹا کر چار تک مقید کر دیا جبکہ اس سے پہلے لوگ بلکہ خود انبیاءؑ کثرت سے شادیاں کرتے رہے۔ پھر اسلام نے اس پر بعض کڑی شرائط لگا دیں مثلاً سب بیویوں سے یکساں سلوک کی شرط جو بجائے خود ایک مشکل امر ہے مگر اسلام کی اس قابلِ قدر اصلاح کی بناء پر اسے بدنام کیا گیا۔ اسی طرح طلاق جیسی معاشرتی اور بعض اوقات ناگزیر چیز کے دائرہ کو تنگ اور محدود کیا جسے اب خود یورپ کے مسیحی ممالک بھی باوجود مذہبی طور پر ناجائز ہونے کے قانونی طور پر جائز قرار دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اسلام نے اس کے قواعد وضع کئے۔ شروط لگائیں اور اسے ابغض الحلال یعنی جائز چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ قرار دے کر اس سے حتی الوسع بچنے کی تلقین کی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ممالک میں باوجود مذہبی طور پر جائز ہونے کے طلاق کی وہ کثرت نہیں جو عیسائی ممالک میں باوجود اسکے مذہباً حرام ہونے کے ہے۔ اور پھر اسلام میں بیٹی۔ بیوی اور ماں کی قدر و منزلت کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام میں عورت کا مقام کس قدر بلند ہے۔ میں جب اسے بیان کر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ بعض عورتیں مسکرا مسکرا کر اپنے خاوندوں کو اشارے کر رہی ہیں گویا کہہ رہی ہیں کہ دیکھا تم میرے ساتھ یوں سلوک نہیں کرتے . . .

تقریر کے تیسرے حصّے یعنی "اسلام آنحضرت صلعم کے بعد" کے تعلق میں خاکسار نے آنحضرت صلعم کی مستقبل قریب اور مستقبل بعید کے بارے میں پیشگوئیوں کو پیش کیا پہلی قسم میں اس زمانہ کی سب سے بڑی یعنی ایرانی حکومت کے زوال اور اسلام کے غلبے کی پیشگوئی بیان کی جو اسلام کے انتہائی ضعف کی حالت میں کی گئی تھی۔ مگر کس شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی حتی کہ کسریٰ شاہِ ایران کے سنہری کنگن آنحضرت صلعم کے صحابی سراقہ رضؓ بن مالک کے ہاتھوں میں صحابہ رضؓ نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے جیسا کہ آنحضرت صلعم نے اس سے صرف چودہ سال پیشتر اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھے تھے اور اس وقت کہ جبکہ ابھی اسلامی حکومت کی پہلی اینٹ بھی نہ رکھی گئی تھی بلکہ خود بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم مکہ اور مدینہ کے درمیان غریب الوطنی کی حالت میں سفر کر رہے تھے۔

دوسری قسم میں اسلام کی ترقی کے بعد پھر ضعف آ جانے۔ مسلمانوں کی حالت انتہائی عروج کے بعد پھر ابتر ہو جانے اور اس کمزوری کی حالت میں ایک مہدی اور مسیح کے ظاہر ہونے کی پیشگوئیوں کو پیش کیا جس کے ظہور کے ساتھ اسلام کی دوبارہ ترقی اور غلبہ مقدر تھا اور ساتھ ہی یہ اعلان کیا کہ وہ موعود مہدی اور مسیح آج سے ۷۵ برس پہلے ہندوستان میں ظاہر ہو چکا ہے۔ ہاں وہی مسیح جس کی آمد کا عیسائی دنیا دو ہزار سال سے انتظار کر رہی ہے۔ کیا زمین اور کیا آسمان نے اس کی آمد کی تصدیق کر دی۔

تقریر کے خاتمے پر سب سے پہلا تاثر پادری صاحب نے ظاہر کیا اور کہا کہ ہم اسلام کو ایک تشدد پسند مذہب سمجھے ہوئے تھے آج یہ غلط فہمی دُور ہو گئی اور پھر کہا کہ آج کی تقریر نے کم از کم عورتوں کو آدھا مسلمان کر لیا گیا ہے۔ یہ تقریر سامعین کے لئے جس قدر دلچسپی کا باعث بنی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس کے خاتمے پر ان کی طرف سے کثرت سے سوالات کئے گئے جن میں سے اکثر ظہور مسیح موعودؑ کے متعلق تھے یہ کہ کہاں پیدا ہوئے۔ کیا تعلیم لائے۔ پیشگوئی ظاہری رنگ میں کیوں نہ پوری ہوئی۔ آیا اس موعود مسیح کی پہلے مسیح سے کوئی مشابہت ہے۔ آنے والے مسیح کا نام ابن مریم کیوں رکھا گیا وغیرہ۔ ان سب کے بفضلِ خدا تسلی بخش جواب دئے گئے۔ اسلام کے متعلق عمومی سوالات میں اکثر اس قسم کے تھے کہ اسلام میں عیسائیت کا کیا مقام ہے۔ بائیبل اور انجیل کو کس نظر سے دیکھا گیا ہے۔ گزشتہ انبیاءؑ کے متعلق اسلام کیا نظریہ پیش کرتا ہے۔ ابھی سوالات کا سلسلہ جاری تھا کہ صاحبِ صدر کو وقت کے زیادہ ہو جانے کے باعث اسے بند کرنا پڑا۔ آخری سوال پادری صاحب نے کیا۔ کہنے لگے میرا ایک سوال باقی ہے معلوم نہیں آپ جواب دے سکیں گے یا نہیں تاہم یہ وہ ہے جو اکثر کے دل میں اٹھتا ہو گا سوال یہ ہے کہ میں اسلام قبول کروں تو کیوں کروں۔ میں نے کہا۔ "اسلئے کہ مسیحؑ نے اپنے بعد ایک اَور آنے والے کی متعدد بار خوشخبری دی اور اسے سچائی کی روح اور دنیا کا شہزادہ قرار دیا۔ وہ آنیوالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اب اسے ماننا خود مسیحؑ کو ماننا اور اس کا انکار خود مسیحؑ کا انکار ہے۔ اس اعتبار سے ہم مسلمان مسیحؑ کے سچے پیرو ہیں کیونکہ نہ صرف ہم ان پر بلکہ ان کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر بھی ایمان لائے ہیں۔ اس جواب کو تمام حاضرین نے پسند کیا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا محض فضل تھا کہ اسنے اس عاجز کو سوالات کے جواب دینے پر قدرت بخشی۔ تقریر کے بعد سامعین کا یہ حال تھا کہ ہر ایک کا چہرہ فرطِ مسرّت اور شکریہ کے جذبات سے لبریز تھا اور باوجود اس کے کہ صاحب صدر نے مجموعی طور پر اظہارِ تشکر کر دیا ہر ایک نے خود اپنی زبان سے بھی اس کا اظہار کرنا ضروری سمجھا۔ بعض نے ملتے وقت مزید سوالات کئے۔ اس طرح دو گھنٹہ کی اس تقریب کے بعد بھی خاکسار اور برادرم چیمہ صاحب سامعین کے حلقہ میں گھرے رہے اور ان کے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ بعض نے ہمارے پتے نوٹ کئے۔ بعض نے مسجد میں آنے کا وعدہ کیا۔ غرض یہ ساری تقریب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ انہی میں سے دو اشخاص بعد میں وقت مقرر کر کے مسجد میں آئے اور اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرتے رہے ✦

خدام الاحمدیہ کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا۔
"دوکانوں پر بیٹھ کر وقت ضائع کرنے والوں کو منع کرو۔ اگر کوئی نہ مانے تو اس کے ماں باپ استادوں اور محلے کے افسروں کو رپورٹ کرو۔"
نیز فرمایا:۔ "خالی بیٹھنا اور باتیں کرتے رہنا آوارگی ہے۔"
اس لئے خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت کے بچوں میں یہ آوارگی پیدا نہ ہو۔ ان کو مصروف رکھنے کا بندوبست کریں۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خریداران تشحیذ الاذہان کیلئے ضروری اعلان

دفتر کی غلطی کی وجہ سے اغلباً بعض خریداران کو ماہ فروری ۱۹۶۶ء کا تشحیذ نہیں ملیگا۔ لہذا تمام ایسے خریداران جنہیں ماہ فروری کا تشحیذ نہ ملے ان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ جلد از جلد دفتر کو مطلع کریں۔ تاکہ رسالہ بھجوایا جاسکے۔

(مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

پتہ مطلوب ہے } عبدالرشید ولد ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی مرحوم کے موجودہ مکمل پتہ کی ضرورت ہے۔ جس صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو براہِ مہربانی نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء کو میرے بھائی ڈاکٹر سید عبدالرشاہ صاحب مرحوم کی لڑکی شمیم اختر سلمہا اللہ کا نکاح عزیزم سید ادریس احمد صاحب بی۔ اے ولد سید عنایت حسین صاحب بخاری چک ۲۸۳ ج ب ضلع لائل پور کے ساتھ محترم صاحبزادہ میاں رفیع احمد صاحب نے ڈاکٹر صاحب مذکور کے مکان پر بعد نماز ظہر بعوض تین ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اور دعا فرمائی۔ چار بجے شام رخصتانہ ہوا جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

حکیم عبدالرحمٰن شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

شکریہ احباب

میرے شوہر محترم چوہدری سربلند خان صاحب کی وفات پر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی طرف سے کثرت سے تعزیت اور ہمدردی کے خطوط و پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ میرے لئے سب کو جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار میں اپنی طرف سے اپنے بیٹوں بیٹیوں اور دیگر تمام عزیزوں کی طرف سے تمام بھائیوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عنایت فرمائے۔ آمین۔

والدہ محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ حالت قدرے تشویشناک ہے۔ منور احمد پشاور
- ایک مخلص بہن سلیمہ خاتون عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ دماغ پر اثر ہونے کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ مسعودہ پروین بیگم سید عبید اللہ صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چک جھمرہ ضلع لائل پور
- میری ہمشیرہ لیفٹیننٹ کلثوم ترمذی کمر کی ہڈی بڑھ جانے کی وجہ سے بیمار رہیں۔ اور کمبائینڈ ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ارشد ترمذی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ
- خاکسار ایک سال سے دماغی دوروں میں مبتلا ہے۔ علیم الدین قمر چک ۳۱/۱۱۷ ضلع منٹگمری
- مکرم ممتاز علی صاحب نشتر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آپ کا اپریشن ہوا ہے۔ ملک محمد سلیم جامعہ احمدیہ ربوہ
- میں اور میری اہلیہ بعض مشکلات میں ہیں۔ ایم ایس خالد مغل پورہ لاہور

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

تحریک جدید سال ۳۲/۲۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی رقم ادا کرنیوالے مخلصین

۱۔ عنایت اللہ صاحب بھنوڈالی ضلع سیالکوٹ ۲۵ — ۱۰ روپے
۲۔ فہمیدہ بیگم صاحبہ بیگم میجر عبداللطیف صاحب اسلامیہ پارک لاہور .. — ۸۰ ؍؍
۳۔ ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور .. — ۱۲۰ ؍؍
۴۔ شیخ محمد سعید صاحب مع اہلیہ صاحبہ چھاؤنی لاہور .. — ۴۰ ؍؍
۵۔ کرنل محمود الحسن صاحب چھاؤنی لاہور .. — ۱۱۰ ؍؍
۶۔ صوبیدار محمد شفیع صاحب چھاؤنی لاہور .. — ۱۱ ؍؍
۷۔ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ ؍؍ ؍؍ .. — ۱۲ ؍؍
۸۔ چوہدری عبدالحمید صاحب گنج مغل پورہ لاہور .. — ۳۵ ؍؍
۹۔ سید منصور دتا صاحب اسلامیہ پارک لاہور .. — ۱۱ ؍؍
۱۰۔ حکیم عبدالرؤف صاحب باغبانپورہ لاہور .. — ۱۵ ؍؍
۱۱۔ چوہدری خورشید اسلم صاحب باغبانپورہ لاہور ۲۵ — ۲۶ ؍؍
۱۲۔ محمد شریف صاحب گڑھی شاہو لاہور .. — ۱۰ ؍؍
۱۳۔ میاں انیس احمد صاحب گڑھی شاہو لاہور .. — ۱۰ ؍؍
۱۴۔ محمد اعجاز علی صاحب گڑھی شاہو لاہور .. — ۱۱ ؍؍
۱۵۔ محمد اعجاز علی صاحب منجانب اہلیہ و بچگان ؍؍ .. — ۱۲ ؍؍
۱۶۔ ؍؍ ؍؍ والدین مرحومین ؍؍ .. — ۱۲ ؍؍
۱۷۔ ملک فضل الرحمٰن صاحب گڑھی شاہو لاہور .. — ۱۰ ؍؍
۱۸۔ میاں اللہ دتہ صاحب گڑھی شاہو لاہور .. — ۱۰ ؍؍
۱۹۔ محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ ؍؍ .. — ۱۰ ؍؍
۲۰۔ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ پرانی انارکلی لاہور .. — ۲۰ ؍؍
۲۱۔ منجانب والدین ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲۵ — ۲۲ ؍؍
۲۲۔ سید مسعود احمد شاہ صاحب پونچھ ہاؤس لاہور .. — ۱۱ ؍؍
۲۳۔ صوبیدار صلاح الدین صاحب لاہور چھاؤنی .. — ۱۴ ؍؍
۲۴۔ مرزا محمود احمد صاحب محمد نگر لاہور .. — ۲۵ ؍؍
۲۵۔ محمد ایوب خان صاحب محمد نگر لاہور ۲۵ — ۱۰ ؍؍
۲۶۔ صوبیدار عبدالحمید بہادر شاہدرہ لاہور .. — ۸۰ ؍؍
۲۷۔ چوہدری غلام حسین صاحب شاہدرہ لاہور .. — ۱۰ ؍؍
۲۸۔ چوہدری احمد دین صاحب شاہدرہ لاہور .. — ۱۰ ؍؍
۲۹۔ افتخار علی صاحب قریشی سمن آباد لاہور .. — ۱۷ ؍؍
۳۰۔ شیخ فضل احمد صاحب سمن آباد لاہور .. — ۱۱۵ ؍؍
۳۱۔ لال خان صاحب انجینئرنگ یونیورسٹی سمن آباد لاہور .. — ۴۵ ؍؍
۳۲۔ عبدالسلام صاحب شاہد ؍؍ ؍؍ ؍؍ .. — ۱۲ ؍؍
۳۳۔ ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب سول لائن لاہور .. — ۱۰۰۰ ؍؍
۳۴۔ محمد یونس صاحب جاوید مع اہلیہ صاحبہ مزنگ لاہور .. — ۲۵ ؍؍
۳۵۔ قریشی محمد عظیم صاحب مزنگ لاہور .. — ۳۰ ؍؍
۳۶۔ سلطان احمد صاحب ناصر مزنگ لاہور .. — ۲۰ ؍؍
۳۷۔ نائب صوبیدار دین محمد بھٹی لاہور چھاؤنی .. — ۶۲ ؍؍
۳۸۔ زیب النساء ملک سول لائن لاہور .. — ۵۰ ؍؍
۳۹۔ مستری عبدالرحمٰن صاحب گنج مغلپورہ لاہور ۱۳ — ۱۰ ؍؍
۴۰۔ محمد عبداللہ صاحب ڈرافٹسمین گنج مغلپورہ لاہور ۶ — ۱۰ ؍؍

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کمیشن پاکستان ایر فورس۔

بطور پائلٹ تنخواہ ۹۲۵/- روپے شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۱۵ ۸/۶۶ کو ۱/۲ ۱۶ تا ۲۲ انٹرویو ۳/۶۶ انگ دفتر بھرتی پی اے ایف میں کراچی راولپنڈی لاہور۔ کوئٹہ یا پشاور (اے پ ڈ ۲۱ ۱/۶۶)

(ناظر تعلیم ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

دمشق ۲۴ فروری۔ کل علی الصبح فوجی افسروں کی ایک جماعت نے شام کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور صدر جنرل امین الحفیظ وزیر اعظم صلاح بیطار، اور وزیر دفاع میجر جنرل محمد عمران اور کابینہ کے دوسرے ارکان کے علاوہ بعث پارٹی کے سربراہ مائیکل افلق کو بھی گرفتار کر لیا ہے ادھر معزول صدر کے حامی فوجی دستوں نے انقلاب کو ناکام بنانے کی کوشش شروع کر دی ہے آخری خبریں آنے تک دمشق کی سڑکوں پر باغی اور وفادار فوج کے درمیان زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ وفادار فوج نے شمالی شام میں حلب اور حماس ایئر بیس کو اڑا قائم کر لیا ہے اور انقلابیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے حلب ریڈیو پر بھی جنرل امین الحفیظ کے وفاداروں کا قبضہ ہے اور ریڈیو جنرل حافظ کی حمایت میں اعلانات نشر کر رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ انقلابی حکومت نے جن دوسرے رہنماؤں کو گرفتار کیا ہے ان میں بعث پارٹی کے سیکرٹری جنرل مسٹر منیف رزاز ڈپٹی سیکرٹری جنرل الشبلی ایاعیمی اور پارلیمنٹ کے صدر مسٹر منصور الاطرش بھی شامل ہیں۔

تل ابیب کے شام کے ایک اخبار نے باخبر حلقوں کے حوالے سے بتایا ہے کہ شام کے دارالحکومت میں وفادار اور انقلابی فوجوں کے درمیان گولہ باری ہو رہی ہے اخبار نے ریڈیو اسٹیشنوں کی نشریات کا حوالہ دیا ہے جن میں فوج سے کہا جا رہا ہے کہ وہ انقلابیوں کی سرکوبی کریں۔ یہ ریڈیو اسٹیشن شام کے معلوم ہوتے ہیں۔

دریں اثنا اسرائیل اور عرب کے ماہروں نے بتایا ہے کہ اسرائیل اور شام کی سرحد پر موجود فوجی دستوں نے نئی حکومت کی مخالفت کا اعلان کر دیا ہے

دمشق ۲۴ فروری۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ انقلاب کے قائد عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کے مخالف ہیں اور اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ قاہرہ اور دمشق میں کسی قسم کی مفاہمت ہو جائے۔ مفاہمت کی بات چیت سابق حکومت کے سربراہ کر رہے تھے۔ مفاہمت کی کوششیں پچھلے سال دسمبر میں شروع ہوئی تھیں جب بعث پارٹی کے اعتدال پسند رہنماؤں نے انتہا پسند گروپ کو اقتدار سے محروم کر کے حکومت پر قبضہ کر لیا تھا۔

اگرچہ سرکاری طور پر کوئی اعلان نہیں کیا گیا لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ انقلاب کے بعد شام میں مصر کی سفارت خانہ کے افسروں سے تمام ملاقاتیں ممنوع کر دی گئی ہیں۔

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر چوہان نے اعلان کیا ہے کہ صبح تک فوجوں کا انخلاء مکمل ہو جائے گا۔ اور دونوں ملکوں کی فوجیں ان مقامات پر مورچے توڑنے اور سرنگیں صاف کرنے کا کام مکمل ہو گیا ہے بہرحال اس بات انتظام کر لیا گیا ہے کہ جن مقامات پر ابھی تک سرنگیں صاف نہیں کی جا سکیں وہاں نشانات لگا دیئے جائیں۔ مسٹر چوہان بھارتی پارلیمنٹ میں فوجوں کی واپسی کے بارے میں بیان دے رہے تھے۔

مسٹر چوہان نے کہا کہ اعلان تاشقند کے بعد سے سرحدوں کی خلاف ورزی کی بہت کم وارداتیں ہوئی ہیں۔ کئی بار تو ایسا ہوا کہ لوگ اپنی سرحدوں کا اندازہ کئے بغیر بھٹک کر دوسرے علاقے میں چلے گئے۔ مشرقی پاکستان اور بھارتی سرحدوں پر بھی اعلان تاشقند کے بعد سے امن ہے۔ خاص طور پر ۲۲ جنوری کے سے دونوں ملکوں میں سے کسی نے بھی سرحدوں کی خلاف ورزی نہیں کی اس تاریخ کو دونوں ملکوں کے فوجی سربراہوں میں ایک سمجھوتہ ہوا تھا۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بھارتی کمانڈر انچیف جنرل چوہدری نے کچھ تجاویز جنرل موسیٰ کو پیش کی ہیں اور اسی طرح کچھ تجاویز جنرل موسیٰ کی طرف سے پیش کی گئی ہیں ان پر دونوں حکومتیں غور کر رہی ہیں۔

لاہور ۲۴ فروری۔ کل پاکستان کے مایہ ناز مجاہد بریگیڈیئر احسن رشید شامی شہید کا جسد خاکی بھارت سے لاہور پہنچ گیا۔ اور ان کو پورے اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا بریگیڈیئر شامی شہید کی نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جن میں میجر جنرل سرفراز، سرفراز۔ میجر جنرل اے حمید اور کچھ بریگیڈیئر بھی شامل تھے۔ پاکستان افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ کی نمائندگی ان کے اے ڈی سی نے کی۔ چار میل لمبے ماتمی جلوس کو دیکھنے کے لئے سڑک کے دونوں طرف انسانوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے۔ جو پاکستان زندہ باد اور شامی شہید زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ خواتین کی کثیر تعداد بھی بریگیڈیئر شامی کے آخری سفر کا منظر دیکھ رہی تھی وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکیں۔

ستمبر کی جنگ میں جب بھارت نے پاکستان پر عیاری سے حملہ کیا تھا تو بریگیڈیئر شامی شہید کو قصور سیکٹر میں مادر وطن کے دفاع کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ انہوں نے دشمن کو پاک وطن سے مار بھگایا اور اسی پر اکتفا نہ کی۔ بلکہ دشمن پر کاری ضرب لگاتے ہوئے وہ دشمن کے اگلے مورچوں پر پہنچ گئے۔ وہ اپنی فوجوں سے بہت دور نکل کر دشمن سے نبرد آزما تھے کہ دشمن نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ جس سے وہ شہید ہو گئے۔

ماسکو ۲۴ فروری۔ برطانوی وزیراعظم ہیرلڈ ولسن اور روسی وزیراعظم مسٹر کوسیجن نے کل پھر ڈھائی گھنٹے تک بات چیت کی جس میں روسی وزیراعظم نے ویٹ نام اور دوسرے عالمی مسائل کے بارے میں اپنی حکومت کا موقف تفصیل سے بتایا۔

ماسکو۔ ۲۴ فروری۔ روس نے کل ایک خلائی جہاز کے ذریعے دو کتے فضا میں بھیج دیئے ہیں اس قسم کے ۱۰۹ جہاز اس سے پہلے خلا میں بھیجے جا چکے ہیں۔ مگر دوسری مرتبہ ان میں کتے رکھے گئے ہیں۔ پہلی دفعہ لائیکا نامی کتیا بھیجی گئی تھی۔ جو بعد میں مر گئی تھی کیونکہ خلائی پرواز کے دوران اسے ضرورت کے مطابق آکسیجن مہیا نہ ہو سکی

خلا میں بھیجے جانے والے کتوں کے نام صبا اور زدشن ہیں ابھی تک ان کی زندگی کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ جہاز میں ایک ریڈیو ٹرانسمیٹر بھی نصب ہے۔

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ بھارت کے وزیر خوراک مسٹر سبرامنیم نے کہا ہے کہ تمام کوششوں کے باوجود پانچ سے چھ کروڑ افراد قحط سے متاثر ہوں۔ انہوں نے کل لوک سبھا میں غذائی صورت حال کے بارے میں ایک بیان جاری کیا انہوں نے بتایا کہ اس وقت سات صوبے جن میں آندھرا۔ مہاراشٹر، راجستھان، گجرات مدھیہ پردیش، میسور اور اڑیسہ شامل ہیں۔ خشک سالی اور قحط کی لپیٹ میں ہیں اور موجودہ سال کے دوران ان صوبوں کے لوگوں کو انتہائی پریشان کن صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مسٹر سبرامنیم نے یہ بھی بتایا کہ قحط زدہ علاقوں میں امدادی کام کو منظم طور پر چلانے کے لئے ۲۰ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

کراچی ۲۴ فروری۔ مسٹر ادلیس المصطفیٰ قریشی نے پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے سیکرٹری کی حیثیت سے عہدہ سنبھال لیا ہے مسٹر قریشی ایم ایس سی فزکس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ فزکس میں لیکچرار مقرر ہوئے اور ۱۹۵۲ء تک یونیورسٹی میں رہے اس کے بعد انہوں نے پاکستان سول سروس کے امتحان میں کامیابی حاصل کر لی وہ فزکس کے گریجویٹ کی حیثیت سے ردجیبرڈ یونیورسٹی میں فل برائٹ سکالرشپ پر فزکس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے رہے واپس آنے کے بعد وہ مشرقی پاکستان میں کئی اعلیٰ عہدوں پر متمکن رہے اور آخر میں مشرقی پاکستان حکومت کے جائنٹ سیکرٹری کی حیثیت سے ریلوے روڈ ٹرانسپورٹ پر رہے۔

ڈاکٹر اختر احمد شیخ

اوقات مشورہ: شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک

غریب مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے

کوٹھی المنظور۔ دارالصدر غربی بالمقابل کوٹھی چوہدری ظفر اللہ خان

منڈی بہاؤالدین

کے احباب اخبار الفضل کا تازہ پرچہ مکرم راجہ سجاد دل خان صاحب نیوز ایجنٹ سے حاصل کریں۔

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے

ہومیو رجسٹریشن کورس دسوالاجواب ۱۔۵ روپے ہیٹے۔ انچارج فارمیسی دہولیہ (کھاریاں) گجرات۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوستوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑنا نہیں چاہیئے

یہ طریق جماعتی اتحاد کے منافی اور قرآنی تعلیم کے منافی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ باہمی محبت و اخوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"افسوس ہے کہ اب مسلمانوں سے رحماء بینہم کی صفت اڑ چکی ہے۔ میں اپنے دوستوں کو بھی دیکھتا ہوں کہ وہ بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑ پڑتے ہیں۔ ایک دوسرے سے بولنا چھوڑ دیتے ہیں مل کر کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں بلکہ خود بھی کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایک دفعہ لڑکوں سے پوچھا کہ جو لڑکے قصور کرتے ہیں ان کا کیا علاج ہے؟ اس پر ایک لڑکے نے جواب دیا کہ بس اٹھتے بیٹھتے جوتی۔ آپ اس پر بہت ہنسا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس نے یہ نہ سوچا کہ کبھی مجھ سے بھی قصور ہو سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جس سے قصور یا غلطی نہ ہوتی ہو۔ اور غلطی اور قصور انسان کو سزا کا مستحق نہیں بناتا۔ جو چیز سزا کا مستحق بناتی ہے وہ تواتر قصور ہے۔ یا ایسا قصور جس سے بنی نوع انسان کا ایسا نقصان ہوا ہو جس کا ازالہ ضروری ہو۔ یا جس کے لئے شریعت نے حدود قائم کی ہوں۔ یا جس سے کسی کی ذات کو نہیں بلکہ خود سلسلہ کو نقصان پہنچتا ہو۔ گو ان میں بھی کسی حد تک عفو سے کام لیا جاتا ہے۔ باقی ذاتی جھگڑے ایسے نہیں ہوتے کہ انہیں اتنی اہمیت دی جائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا۔ یا رسول اللہؐ کتنے قصور بھائی کے معاف کرنے چاہئیں آپؐ نے فرمایا دن میں ستر بار۔ اب ایسا کون انسان ہے جس کے اس کا بھائی دن میں ستر بار قصور کرے۔ کئی دن ایسے گزر جاتے ہیں کہ کوئی ہمارا ایک بھی قصور معاف نہیں کرتا اور شائد ہی کوئی دن ایسا ہو جس میں کوئی بھائی ایک یا دو قصور کرے مگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دن میں ستر دفعہ معاف کرو۔ اس کا یہ منشاء تو یقیناً نہیں ہے کہ کوئی بات خواہ کیسی خطرناک ہی کیوں نہ ہو اس کا کوئی نوٹس ہی نہ لو۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ایسے وقت دخل دو جب کوئی اور چارہ نہ رہے۔ اور پھر بھی عفو اور نرمی سے کام لو۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے جھگڑوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ارد گرد کے لوگ بھی کسی نہ کسی پارٹی میں شریک ہو جاتے ہیں یہ بہت خطرناک نقص ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب مومن بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے کسی کو کسی پارٹی میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو کسی جھگڑے کا فیصلہ نہیں ہو سکے گا۔ فیصلہ کے لئے غیر جانبدار رہنا بہت ضروری ہے۔ تو ایسے جھگڑوں میں بہت سا نقصان ان لوگوں کا ہوتا ہے جو خواہ مخواہ حصہ لینے لگ جاتے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں کہیں بھی جھگڑا ہو ان کو جائیں اور فوراً تصفیہ کرا دیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے جھگڑے طے ہو سکتے ہیں اگر پارٹیاں بنائی جائیں تو پھر تصفیہ بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ وہ صفت جو مسلمانوں کی حضرت موسےٰ نے توریت میں بیان کی۔ اگر وہ بھی مسلمانوں میں نہ پائی جائے۔ اس پیشگوئی کے تو یہ معنے ہیں کہ یہ صفت نمایاں ہونی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۶۳ء)

درخواستِ دعا

میری ہمشیرہ کلثوم ترمذی کمر کی ہڈی بڑھ جانے اور دائیں بازو میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ارشد ترمذی
لیکچرار تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

گھانا میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا

آئین معطل کر دیا گیا۔ پارلیمنٹ اور حکمران پارٹی توڑ دی گئی

لندن ۲۵ر فروری۔ گھانا میں فوج نے ڈاکٹر انکرومہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے صدر انکرومہ اور ان کے تمام وزراء برطرف کر دیئے گئے ہیں۔ آئین معطل کر دیا گیا پارلیمنٹ اور حکمران پارٹی توڑ دی گئی ہے۔ فوج نے حکمران جماعت کے لیڈروں اور وزیروں کی گرفتاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔

یہ انقلاب چالیس سالہ کرنل سی کے کٹوکہ نے برپا کیا۔ انہوں نے برسر اقتدار آنے کے بعد ریڈیو اکرہ سے اعلان کیا ہے کہ انکرومہ کی ڈکٹیٹر شپ کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور فوج نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔ بی بی سی نے اطلاع دی ہے کہ اکرہ میں کہیں کہیں لڑائی ہو رہی ہے۔

یہ انقلاب اس وقت برپا کیا گیا جب صدر انکرومہ اور گھانا کی آرمی کے کمانڈر میجر جنرل این اے فیری ملک میں موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر انکرومہ آج کل چین کے دورے پر ہیں اور میجر جنرل افیری ادیس ابابا میں ہیں۔

کرنل کٹوکہ نے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا اعلان کیا ہے۔ اس اعلان کے بعد ریڈیو اکرہ سے عوام سے پر امن رہنے اور نئی حکومت سے تعاون کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

لفٹننٹ کرنل کٹوکہ نے ریڈیو پر اعلان کیا کہ صدر انکرومہ اور ان کے وزراء برطرف کر دیئے گئے ہیں اور انکرومہ کی سیاسی جماعت کنونشن پیپلز پارٹی خلاف قانون قرار دے دی گئی ہے۔ اکرہ ریڈیو سے ایک اور اعلان نشر ہوا ہے، جس میں بیرونی ملکوں میں گھانا کے باشندوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ پیپلز پارٹی کے رہنماؤں۔ چیئرمین اور سیکرٹریوں کی گرفتاری میں مدد دیں۔

دنیا کو جس وقت گھانا کے انقلاب کی خبر ملی اس وقت نیو چائنا نیوز ایجنسی نے ڈاکٹر انکرومہ کے پیکنگ پہنچنے کی خبر نشر کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک انقلاب کی خبر چین نہیں پہنچی تھی۔

محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ کی نعش سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھائی

ربوہ ۲۵ر فروری۔ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سردار عبدالحمید صاحب سابق ریلوے آڈیٹر کی نعش کل مورخہ ۲۴ر فروری کو نماز ظہر کے بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ مرحومہ نے مورخہ ۲۳ر فروری کو پونے پانچ بجے صبح لاہور میں بعمر ۷۴ سال وفات پائی تھی مرحومہ کا جنازہ مورخہ ۲۳ر فروری کی شام کو لاہور سے ربوہ لایا گیا مورخہ ۲۴ر فروری کو نماز ظہر کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص صحابی حضرت امام خان صاحب آف سیالکوٹ چھاؤنی کی صاحبزادی تھیں ہر چند کہ مرحومہ نے اوائل ہی سے احمدیت کی آغوش میں تربیت پائی تھی تاہم ۱۹۰۶ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کا شرف بھی حاصل کیا۔ آپ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ کے ساتھ خاص محبت اور اخلاص کا قریبی تعلق رکھنے والی نہایت نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ آپ کی اولاد تین بیٹوں اور چار بیٹیوں پر مشتمل ہے۔ عبدالمجید صاحب کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان عبدالباری صاحب اور عبدالنور صاحب آپ کے فرزند ہیں۔ نیز بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ خان بہادر محمد صاحب ریٹائرڈ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم مدراس، ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر محمد عمر صاحب مرحوم، سلمیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید اور بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب لاہور آپ کی صاحبزادیاں ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین۔